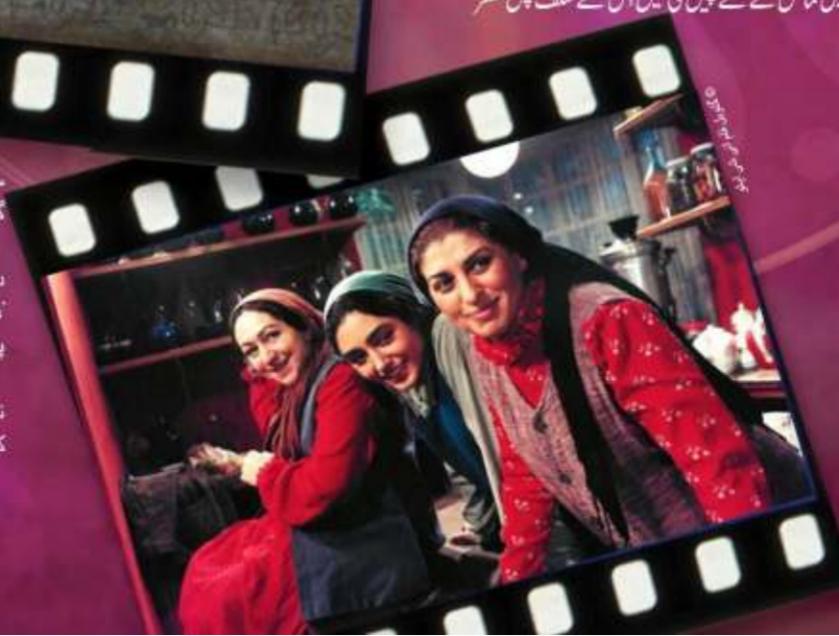


# بوسٹن مسلم فلم فیسٹول: ایک مختلف نسائی آواز

انجم نعیم



**ممکن** ہے بعض لوگوں کے نزدیک یہ محض ایک کیونٹی فلم فیسٹول رہا ہو لیکن جن لوگوں نے اسے مشفق کیا تھا ان کے نزدیک تو یہ اپنی آواز بہت سارے لوگوں تک پہنچانے کا ایک مشن تھا جسے وہ اس فلم فیسٹول کے ذریعہ انجام دینا چاہتے تھے۔ اس فلم فیسٹول کا انعقاد دی امریکن اسلامک کانگریس نے کیا تھا جو حقوق انسانی کے لئے کام کرنے والا ایک ادارہ ہے جسے مسلمانوں اور دیگر عقیدے کے لوگوں کے درمیان رابطہ اور تقسیم باہمی پیدا کرنے کے مقصد سے قائم کیا گیا ہے۔

گیارہ ستمبر کے فوراً بعد ایک سول رائٹس ادارے کے طور پر چند نوجوان مسلم امریکیوں کے ذریعہ قیام پذیر امریکن اسلامک کانگریس کے زیر اہتمام منعقدہ یہ بوسٹن مسلم فلم میلہ ۱۳ سے ۱۳۰ اپریل تک جاری رہا اور میلے میں شامل تمام ۹ فلمیں بوسٹن کے مختلف مقامی سات کیمپوس میں نمائش کے لئے پیش کی گئیں۔ اس پندرہ روزہ فلم میلے میں امریکن اسلامک کانگریس کو بوسٹن یونیورسٹی کے ویمن اسٹڈیز پروگرام اور امریکن فار انفارمڈ ڈیموکریسی جو بلا لحاظ مذہب و ملت عالمی تقسیم باہمی کی کوششوں میں امریکہ کی ۵۰۰ سے زیادہ یونیورسٹی کیمپوس میں مصروف عمل ہے کا عملی تعاون حاصل تھا۔ امریکن اسلامک کانگریس کی یونیورسٹی کیمپوس میں متحرک ذیلی تحریک 'پروجیکٹ نور' خواہم کے حقوق مساوات اور اظہار رائے کی آزادی کے لئے کوشاں ہے۔ اس کے کارکنوں نے اس فلمی میلے جسے 'تھنک ڈیفرینٹ ویمن' کا نام دیا گیا تھا کو کیمپوس میں عام طلبہ اور نوجوانوں سے متعارف کرانے کے لئے ایک ماہ پہلے سے رابطہ ہم شروع کر رکھی تھی۔

فلیس اینڈ ووڈ کیڈی میں عربی کے استاد اور فلم فیسٹول کے کیوریٹر محمد حریرہ فیسٹول کے اختتام پر جب کہتے ہیں کہ "ایسا لگتا ہے کہ ہم نے دنیا کے ایک حصے میں عورتوں کی آزادانہ حیثیت پر اس طرح قدرتیں لگادی ہے کہ وہ بولنے کی صلاحیت سے محروم ہو گئیں ہیں یہ فلم فیسٹول دراصل اسی تم شدہ آواز کو عام لوگوں تک پہنچانے کی ایک کوشش ہے۔" تو اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ تنظیمین کے لئے اس مسلم فلم فیسٹول کا انعقاد کس قدر معنی رکھتا ہے۔

"آپ نے اس فلم فیسٹول کا عنوان 'تھنک ڈیفرینٹ ویمن' کیوں تجویز کیا؟" کے جواب میں محمد حریرہ کہتے ہیں کہ "ہم مسلم دنیا کے سب سے اہم جڑو خواتین پر توجہ مرکوز کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ناظرین تک روزانہ کے ان عملی مسائل کو پیش کرنا چاہتے ہیں جس سے مسلم خواتین نبرد آزما ہوتی ہیں۔"

'فیٹھ وداؤت فیئر' کی فلم کا ارشاد مانجھی کی نمائندہ راقیل ایوینا جنہوں نے فلم کی نمائش کے بعد فلم کے موضوع پر تفصیلی اظہار خیال بھی کیا فرماتی ہیں کہ "ہم ایک ایسے معاشرے میں

کے لوگوں نے شرکت کی۔ یہ فلم فیسٹول کسی تنقیدی رویے کا اظہار نہیں ہے بلکہ یہ تو امید و یقین کی ایک خواہش کی طرف پیش رفت ہے۔"

"کیا خواتین نے بالخصوص اس فیسٹول میں زیادہ دلچسپی دکھائی؟" حریرہ کہتے ہیں کہ "یہ ایک ایسا پلیٹ فارم تھا جہاں کچھ مختلف سوچنے کے مواقع حاصل تھے اور اس کے لئے عورت مرد کی تفریق نہیں تھی۔ ہمارا مقصد تھا کہ سلگتے ہوئے مسائل پر غور و فکر کرنے کا ایک موقع فراہم کیا جائے اور اس لحاظ سے مثبت انداز میں عمل کر سوتے اور بولنے والے مرد اور عورتیں شریک ہوئیں اور انہوں نے ان فلموں کی نمائش کا لطف اٹھایا۔" راقیل ایوینا کہتی ہیں کہ "سب سے زیادہ موضوع گفتگو رہی فلم 'فیٹھ وداؤت فیئر' مشہور مصنف اور سماجی کارکن ارشاد مانجھی کی تخلیق ہے جو بقول فلم کا ارشاد مانجھی کی نمائندہ راقیل ایوینا "یہ فلم بغیر کسی خوف کے دنیا کے ایک بڑے مذہب کے متعلق اس فلم فیسٹول میں دکھائی جانے والی فلموں میں افغانستان کی فلم 'دی ایڈیٹڈ آف پیپٹینس' ۲۸ سالہ خاتون ملا لائی جو یا کے عزم محکم اور اپنے حق کے حصول کے لئے سب کچھ کر گزرنے کی داستان بیان کرتی ہے۔ گذشتہ تین سال میں پہلی مرتبہ ہونے والے جمہوری پارلیمانی انتخاب میں حصہ لے کر ملا لائی جو یا پیشکش اسمبلی میں خواتین کے ایک نمائندہ کی حیثیت سے ان کے مسائل کو قومی سطح پر پیش کرنے کا خواب دیکھتی ہے۔ اسی طرح بوسٹن یونیورسٹی کے ویمن اسٹڈیز پروگرام کی ایرانی نژاد ڈائریکٹر شہلا جری کی فلم 'مسز پریزیڈنٹ' ان ۱۳ ایرانی خواتین کے عزم و استقلال کی کہانی بیان کرتی ہے جنہوں نے ۲۰۰۱ کے ایرانی صدارتی انتخاب میں بغیر کسی بڑی سیاسی پارٹی سے اسلامک کے صدارتی امیدوار کی حیثیت سے خود کو پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔ چونکہ گارجین کونسل کے دستور کی تشریح و توضیح کے مطابق خواتین صدارتی امیدوار نہیں ہو سکتی ہیں اس لئے ان خواتین کو کامیابی تو نہیں مل سکی لیکن یہ پوری فلم ان کی کوششوں اور اس مسئلے کی تقسیم کا ایک بہترین بیان ہے۔ دارفور میں انسانی حقوق کے مسائل اور ان میں بالخصوص خواتین کی زبوں حالی کا احاطہ کرتی فلم 'سینڈ اینڈ سورڈ' اور سینیگال کے شہر ڈاکار میں جمہوری تبدیلی کے لئے نوجوان آرٹسٹوں اور

موسیقاروں کی عوامی مہم کا منظر نامہ پیش کرتی فلم 'افریقہ انڈر گراؤنڈ: ڈیموکریسی ان ڈاکار' مسلم معاشروں میں مثبت فکری تبدیلیوں کا اشاریہ بن کر سامنے آتی ہیں۔ علی ریح کی فارسی زبان میں بنی فلم 'وی فاش فال ان لودراسل الف لیلہ کے کردار شہر زاہد پر مبنی ایک رومانی بیان ہے۔ رائے ویسلر کی فلم 'شاذیہ' دراصل ایک جواں سال حریت فکر کی حامل عورت کی داستان ہے جو اپنی زندگی کے فیصلے خود کرنے پر یقین رکھتی ہے۔ فیسٹول میں شامل فلموں میں سب سے زیادہ موضوع گفتگو رہی فلم 'فیٹھ وداؤت فیئر' مشہور مصنف اور سماجی کارکن ارشاد مانجھی کی تخلیق ہے جو بقول فلم کا ارشاد مانجھی کی نمائندہ راقیل ایوینا "یہ فلم بغیر کسی خوف کے دنیا کے ایک بڑے مذہب کے متعلق اس فلم فیسٹول میں دکھائی جانے والی فلموں میں افغانستان کی فلم 'دی ایڈیٹڈ آف پیپٹینس' ۲۸ سالہ خاتون ملا لائی جو یا کے عزم محکم اور اپنے حق کے حصول کے لئے سب کچھ کر گزرنے کی داستان بیان کرتی ہے۔ گذشتہ تین سال میں پہلی مرتبہ ہونے والے جمہوری پارلیمانی انتخاب میں حصہ لے کر ملا لائی جو یا پیشکش اسمبلی میں خواتین کے ایک نمائندہ کی حیثیت سے ان کے مسائل کو قومی سطح پر پیش کرنے کا خواب دیکھتی ہے۔ اسی طرح بوسٹن یونیورسٹی کے ویمن اسٹڈیز پروگرام کی ایرانی نژاد ڈائریکٹر شہلا جری کی فلم 'مسز پریزیڈنٹ' ان ۱۳ ایرانی خواتین کے عزم و استقلال کی کہانی بیان کرتی ہے جنہوں نے ۲۰۰۱ کے ایرانی صدارتی انتخاب میں بغیر کسی بڑی سیاسی پارٹی سے اسلامک کے صدارتی امیدوار کی حیثیت سے خود کو پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔ چونکہ گارجین کونسل کے دستور کی تشریح و توضیح کے مطابق خواتین صدارتی امیدوار نہیں ہو سکتی ہیں اس لئے ان خواتین کو کامیابی تو نہیں مل سکی لیکن یہ پوری فلم ان کی کوششوں اور اس مسئلے کی تقسیم کا ایک بہترین بیان ہے۔ دارفور میں انسانی حقوق کے مسائل اور ان میں بالخصوص خواتین کی زبوں حالی کا احاطہ کرتی فلم 'سینڈ اینڈ سورڈ' اور سینیگال کے شہر ڈاکار میں جمہوری تبدیلی کے لئے نوجوان آرٹسٹوں اور

موسیقاروں کی عوامی مہم کا منظر نامہ پیش کرتی فلم 'افریقہ انڈر گراؤنڈ: ڈیموکریسی ان ڈاکار' مسلم معاشروں میں مثبت فکری تبدیلیوں کا اشاریہ بن کر سامنے آتی ہیں۔ علی ریح کی فارسی زبان میں بنی فلم 'وی فاش فال ان لودراسل الف لیلہ کے کردار شہر زاہد پر مبنی ایک رومانی بیان ہے۔ رائے ویسلر کی فلم 'شاذیہ' دراصل ایک جواں سال حریت فکر کی حامل عورت کی داستان ہے جو اپنی زندگی کے فیصلے خود کرنے پر یقین رکھتی ہے۔ فیسٹول میں شامل فلموں میں سب سے زیادہ موضوع گفتگو رہی فلم 'فیٹھ وداؤت فیئر' مشہور مصنف اور سماجی کارکن ارشاد مانجھی کی تخلیق ہے جو بقول فلم کا ارشاد مانجھی کی نمائندہ راقیل ایوینا "یہ فلم بغیر کسی خوف کے دنیا کے ایک بڑے مذہب کے متعلق اس فلم فیسٹول میں دکھائی جانے والی فلموں میں افغانستان کی فلم 'دی ایڈیٹڈ آف پیپٹینس' ۲۸ سالہ خاتون ملا لائی جو یا کے عزم محکم اور اپنے حق کے حصول کے لئے سب کچھ کر گزرنے کی داستان بیان کرتی ہے۔ گذشتہ تین سال میں پہلی مرتبہ ہونے والے جمہوری پارلیمانی انتخاب میں حصہ لے کر ملا لائی جو یا پیشکش اسمبلی میں خواتین کے ایک نمائندہ کی حیثیت سے ان کے مسائل کو قومی سطح پر پیش کرنے کا خواب دیکھتی ہے۔ اسی طرح بوسٹن یونیورسٹی کے ویمن اسٹڈیز پروگرام کی ایرانی نژاد ڈائریکٹر شہلا جری کی فلم 'مسز پریزیڈنٹ' ان ۱۳ ایرانی خواتین کے عزم و استقلال کی کہانی بیان کرتی ہے جنہوں نے ۲۰۰۱ کے ایرانی صدارتی انتخاب میں بغیر کسی بڑی سیاسی پارٹی سے اسلامک کے صدارتی امیدوار کی حیثیت سے خود کو پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔ چونکہ گارجین کونسل کے دستور کی تشریح و توضیح کے مطابق خواتین صدارتی امیدوار نہیں ہو سکتی ہیں اس لئے ان خواتین کو کامیابی تو نہیں مل سکی لیکن یہ پوری فلم ان کی کوششوں اور اس مسئلے کی تقسیم کا ایک بہترین بیان ہے۔ دارفور میں انسانی حقوق کے مسائل اور ان میں بالخصوص خواتین کی زبوں حالی کا احاطہ کرتی فلم 'سینڈ اینڈ سورڈ' اور سینیگال کے شہر ڈاکار میں جمہوری تبدیلی کے لئے نوجوان آرٹسٹوں اور

سب سے اوپر: فلم 'افریقہ انڈر گراؤنڈ' کا ایک منظر۔

درمیان میں: ارشاد مانجھی فلم 'فیٹھ وداؤت فیئر' کے پروموشنل پوسٹر میں۔

نیچے دائیں: وی فاش فال ان لو' کے مرکزی کردار ایک سین میں۔

فلم فیسٹول